بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۳۰ صلح ۱۳۶۲ ہش ۳۰ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۲۹ صلح / جنوری - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت دو روز سے ضعف اور متلی کی وجہ سے ناساز ہے احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق رحیم و کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے شعائر اللہ وجود کو صحت کامل عطا کرے - ہر بیماری سے مخلصی عطا کرے اور عمر دراز سے نوازے - آمین ✦

جماعتِ احمدیہ کینیا کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

بیس جماعتوں کے نمائندگان کی شرکت - دینی و علمی مقابلہ جات اور مجلس شوریٰ کا انعقاد

(مرسلہ : مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مبلغ کینیا)

جماعت احمدیہ کینیا کا آٹھواں سالانہ جلسہ آٹھ تا دس دسمبر ۱۹۸۲ء صوبہ نیانزا میں اگنیال (کسیرو) کے مقام پر منعقد ہوا۔ بیس جماعتوں کے نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔

دور کی جماعتوں میں سے ٹاویٹا، ممباسہ، نیروبی نے شرکت کی۔ قریب کی جماعتوں میں سے ذیل کی سترہ جماعتوں نے شرکت کی۔

سیانڈا، شبینگا۔ مٹاوا، انبالے، ملیرے، بنیرے، چیومبو، ممباس، بومالا، یومالو، مولوانڈا، پالا، کسومو، اوکوالا، اسیمبو، ساوتھ اگنیال، اوگو نجا۔

افتتاح جلسہ سالانہ :-

۸ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم ایم۔ اے غاکوریہ چیئرمین نیروبی جماعت نے سرانجام دیئے۔ مکرم و محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مشنری انچارج و امیر کینیا نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا اور بیس منٹ تک حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔ آپ کے بعد اس اجلاس میں لوکل مبلغ رجب اکیلو صاحب، حسین صالح صاحب، فرافضل صاحب بٹ سیکرٹری جماعت احمدیہ نیروبی، لوکل مبلغ اسماعیل حسین صاحب نے تقاریر کیں۔

مسجد کا افتتاح

پہلے اجلاس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اگنیال میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح ظہر و عصر کی نماز کی ادائیگی سے فرمایا۔

عام دینی معلومات کا مقابلہ

۴ بجے اطفال کا علمی و دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

امسال پہلی بار جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کے دونوں روز مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بجٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور و فکر کے بعد نمائندگان کی آراء لی گئیں۔

خواتین کا الگ اجلاس

امسال جلسہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ خواتین کا دو روز ایک ایک گھنٹہ کے لئے الگ اجلاس بھی منعقد ہوا۔

دوسرے روز کا اجلاس

دوسرے روز کے اجلاس میں لوکل مشنری معلم یوسف اوسورے، حافظ محمد صدیق صاحب حسن رشیدی صاحب لوکل مبلغ، جمیس سیرابیوا صاحب لوکل مشنری۔ جناب ایم۔ اے غاکوریہ صاحب چیئرمین جماعت نیروبی نے حاضرین سے خطاب کیا دونوں روز اجلاس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ احباب کے سوالات کے جواب مبشرین نے دیئے

تیسرے روز کا اجلاس

تیسرے روز بھی حسب معمول اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس میں جناب سلیم صدیق صاحب لوکل مشنری۔ محمود احمد صاحب منیب مبلغ مغربی صوبہ۔ لوکل مبلغ رمضان کلونڈو صاحب قاسم خطیب صاحب، رمضان عیدی صاحب فضل رشید صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کے بعد محترم امیر صاحب نے دوران سال ریفریشر کورسز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور دینی معلومات میں اوّل دوم آنے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے باقی صفحہ پر

ربوہ : ۲۸ صلح / جنوری - آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی :-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ : ۳۴)

کی تفسیر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو داعی الی اللہ ہونے کا دعویٰ اپنے عمل صالح سے ثابت کرنا ہوگا۔ اور عمل صالح کی تعریف اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں یہ بیان فرمائی ہے کہ عمل صالح کرنے والے کے اموال و نفوس اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے اور اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا کرتا ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ وہ محض مالی قربانی ہی میں آگے نہ بڑھے بلکہ اپنے نفس یعنی اپنے وقت کی قربانی بھی دے اور ہر احمدی کو یہ چاہیئے کہ وہ مبلغ بن جائے تب ہی وہ داعی الی اللہ ہونے کا حق ادا کر سکتا ہے۔ جو احمدی مالی قربانی دیتا ہے لیکن وقت کی قربانی بالکل نہیں دیتا وہ لنگڑا مسلمان ہے اور لنگڑے کی طاقت کا نوّاں حصہ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔

حضور نے فرمایا آج سے ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ داعی الی اللہ بنے گا اور تبلیغ کیلئے وقت دے گا۔ ہر احمدی مبلغ کا کام کرے گا اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہوگی۔ حضور نے فرمایا دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے تقاضے اتنے بڑھتے جا رہے ہیں کہ یہ سو دو سو مبلغوں کے بس کی بات نہیں۔ اب ہر احمدی کو مبلغ بننا پڑے گا۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ جو احباب اور خواتین مجھے دعا کے لیے خط لکھیں وہ ساتھ یہ بھی لکھیں کہ وہ آیا اس تحریک کے مطابق داعی الی اللہ بن چکے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ اس کے مطابق پرجوش مبلغ بن گئے ہیں تو یقینی بات ہے کہ ان کے لیے میرے دل سے دعا نکلے گی اور ان کے حق میں میری دعا زیادہ قبول ہوگی۔

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ
قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے (حدیث النبی ﷺ)

نواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

نواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ مجلس خیل الرحمٰن مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ سواران ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور قائدین اضلاع کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں گھوڑے اور سوار شامل ہوں ✦

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس سے ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت : ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۳۰ صلح ۱۳۶۲ ہش

ہدایت یابی کا اصل الاصول

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بار بار بہت کھول کر بیان فرمایا ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کے متعلق اس کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ اسے ہدایت نہ ملے وہ ہدایت سے محروم رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

(الانعام آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ وہ ہدایت جو ان لوگوں کو دی گئی اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس کے متعلق چاہتا ہے کہ اسے ہدایت دے اور کس کے متعلق اس کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہدایت سے محروم رہے سو اس ضمن میں اس نے خود واضح فرما دیا ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی کو ہدایت کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کرے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ ہر شخص خود اپنی مرضی سے ہدایت کو قبول کرے اور جو قبول کرنا نہیں چاہتا وہ گمراہی میں ہی بھٹکتا رہے اور اس سزا کو بھگتے۔ اسی لئے اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ (الکھف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (لوگوں کو) کہہ دے (یعنی اس امر کا اعلان کر دے کہ) یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

اب چونکہ خدا جبر سے منوانا ہی نہیں چاہتا اس لئے وہ اسے ہدایت دیتا ہی نہیں۔ جو ہدایت قبول کرنا نہیں چاہتا اور کفر کو ہی عزیز رکھتا ہے۔ اسی لئے اس نے کفر پر بہر حال مصر رہنے والوں کے متعلق بار بار واضح فرمایا ہے:۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ (ایسے ہٹ دھرم) منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنا ہی نہیں چاہتے اور نافرمانی میں ہی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں انہیں بھی وہ ہدایت نہیں دیتا چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ اللہ نافرمان (یعنی مادر پدر آزاد زندگی گزارنے کی خواہشمند) قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور پھر چونکہ ایمان اور ظلم ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جو لوگ ظلم سے کسی صورت باز رہنا نہیں چاہتے۔ ان کے متعلق بھی اللہ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ انہیں بھی ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ ظالم (یعنی ظلم سے کسی صورت باز نہ آنے والی) قوم کو (بھی) ہدایت نہیں دیتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ حدود اللہ کی پرواہ نہ کرنے والے اور بات بات میں جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر تکیہ کرنے والے کو بھی وہ ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

(المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

ان آیات سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت سے ان لوگوں کو ہی محروم رکھتا ہے جو خود اپنی بری خصلتوں اور بدعادتوں کی وجہ سے ہدایت قبول کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہدایت کے ساتھ دشمنی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ ہدایت انہیں دیتا ہے جو خود ہدایت کے طالب ہوتے ہیں اور اس کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ اور اس بات کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ انہیں ہدایت کی راہ نصیب ہو۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

(۱) اَللّٰهُ يَجْتَبِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ (الشوریٰ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ کی نظر میں جو پسندیدہ ہوتا ہے وہ اسے اس (دین) کے لئے چن لیتا ہے اور وہ اس کی طرف اسے ہی ہدایت دیتا ہے۔ جو خدا کی طرف ہمیشہ جھکا رہتا ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

(الرعد آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ جسے چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے اور جو (اس کی طرف) مائل ہو اس کی اپنی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ ہدایت کا ملنا خدا کے فضل پر ہی موقوف ہوتا ہے اور وہ انہیں ہی اپنے اس فضل کا مورد بناتا ہے جو خود ہدایت کے طالب ہوتے ہیں اور اپنی ہدایت طلبی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس امر کا مستحق بناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے اس خاص فضل کا مورد بنائے۔ ورنہ جو اپنی مسخ شدہ فطرت کی وجہ سے ہدایت کی راہ اختیار کرنا نہیں چاہتے اور اس سے دور ہی رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں وہ ہدایت اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرتا اور ان کے متعلق اس کا فیصلہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ہدایت سے محروم رہ کر گمراہی کی ظلمت میں ہی بھٹکتے رہیں۔ وہ اسی حال میں اس دنیا سے مجرم بن کر کوچ کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ (التوبہ آیات ۳۵ - ونیز آیات ۵۵، ۸۵)

اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس قرآنی صداقت کو کہ ہدایت کا ملنا خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جب تک خدا تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر پر ہی راضی رہتے ہیں اور کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی (حالت) میں مر جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰۵)

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ یکم - دو - تین اپریل ۱۹۸۳ء، ۱۳۶۲ ہش بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۸۲ء

ذکر حبیب

۲ قسط آخری

(از سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

آپکی سیرت کا تیسرا پہلو اسلام کی ترقی اور غلبہ کی شدید تڑپ

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد جیسا کہ خود آپ کو بھی الہاماً بتایا گیا۔

یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

تھا کہ آپ کے ذریعہ اسلام کے باغ میں پھر سے بہار آئے اور شریعتِ محمدی جو آخری شریعت ہے اس کا پھر سے دنیا میں قیام ہو اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اس مقصد کے لیے آپ کی ساری زندگی وقف رہی دعاؤں کے ذریعہ سے بھی اور کوششوں کے ذریعہ بھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ وفاتِ مسیح کو جہاں آپ نے قرآن مجید اور احادیثِ رسول سے ثابت کیا وہاں تاریخی طور پر بھی حضرت مسیح کے کشمیر جانے اور وہاں وفات پانے اور آپ کی قبر کے متعلق علم دنیا تک پہنچایا۔

۱۰ر جولائی ۱۸۹۹ء کو ایک چٹھی حضرت مسیح موعود کے نام آئی اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا تھا کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے اس خط کو پڑھ کر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپے لا دیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۶)

اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مسیح موعود کے بہت مخلص صحابی تھے سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک کمرہ میں بیٹھے تھے اور حضور کوئی تصنیف فرما رہے تھے کہ کسی شخص نے بڑے زور سے دروازہ پر دستک دی حضرت مسیح موعود نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ دروازہ پر جا کر معلوم کریں کہ کون ہے اور کیا پیغام لایا ہے مفتی صاحب نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مجھے مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے بھجوایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوش خبری ان کو سنا دوں کہ فلاں شہر میں ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ مولوی صاحب کا مناظرہ ہوا اور مولوی صاحب نے اسے مناظرہ میں شکست فاش دی۔ ہے مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں یہ بات پہنچائی تو حضور نے فرمایا:۔

"میں اس زوردار دستک سے سمجھا تھا کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے اور یہ اس کی خبر لائے ہیں"

(سیرت المہدی روایت ۱۳۲)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو کتنی شدت سے خواہش تھی کہ سارا یورپ مسلمان ہو جائے اور اسی جذبہ سے آپ نے فرمایا:۔

آسماں پر دعوتِ حق کے لیے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف اقبالِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

تائید دین کے لیے جو بھی قلم اٹھاتا حضرت مسیح موعود اس کی بہت قدر فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تائید دین کے لیے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسان ہو جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے پیار کرتے ہیں بیوی ہو بچے ہوں دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ)

تکلفات میں وقت ضائع کرنا حضور کو ناپسند تھا اور خواہش تھی کہ یہ وقت بھی دین کے کاموں میں صرف ہو فرماتے ہیں:۔

"میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے۔ مجھے سخت ناگوار ہے جب کوئی دینی ضروری کام آ پڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے ہم دین کے لیے اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں پس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳)

اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کی اتنی شدید خواہش تھی کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱)

حرماتِ اللہ کی ہتک آپ کو گوارا نہ تھی:۔ اس بارہ میں فرمایا:۔

"میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے"

(جلد ۱ صفحہ ۴۵۷)

عیسائیت کے غلط عقائد اور اس کی عیسائی جو تبلیغ کرتے تھے۔ اور مسلمان ان کے پھندے میں پھنس جاتے تھے۔ کا حضرت مسیح موعود کو بہت دکھ تھا آپ بڑے کرب سے بے قرار ہو کر فرماتے ہیں:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور انصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھ کر اور کون سا دل درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا اور ایک مشتِ خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہوگی ..... وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ..... وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

آپ اس یقین پر قائم تھے کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے اور اب بھی اسی قسم کے معجزات ظاہر ہو سکتے ہیں جیسے پہلے انبیاء کے زمانہ میں ظاہر ہوتے رہے۔ ایک آریہ نے اسلام پر اعتراض کیا کہ قرآن نے حضرت ابراہیم کے متعلق یہ بات قانونِ قدرت کے خلاف بیان کی ہے اس لیے وہ قابل قبول نہیں کہ جب دشمنوں نے ان کو آگ میں ڈالا تو خدا کے حکم سے آگ ان پر ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس اعتراض کے جواب میں یہ لکھا کہ یہاں آگ سے حقیقی آگ مراد نہیں بلکہ دشمنی اور شرارت کی آگ مراد ہے جب حضرت مولوی صاحب کے اس جواب کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو پہنچی تو آپ نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ مولوی صاحب کو اس تاویل کی ضرورت نہیں تھی خدا کے بنائے ہوئے قانون کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ آپ نے بڑے تحدی کے ساتھ فرمایا۔ اگر خدا نے اپنے کسی خاص الخاص تصرف سے اپنے پیارے بندے ابراہیم کے لیے دشمنوں کی لگائی ہوئی آگ کو سچ مچ ٹھنڈا کر دیا ہو تو اس میں ہرگز کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ہم خدا کی طرف سے اس زمانہ میں موجود ہیں ہمیں کوئی دشمن آگ میں ڈال کر دیکھ لے خدا کے فضل سے ہم پر بھی آگ ٹھنڈی ہوگی"۔

(سیرت المہدی روایت ۱۴۷)

ایک اور واقعہ سنیئے۔ مسٹر چندرلال مجسٹریٹ نے ایک دن عدالت میں لوگوں کا زیادہ ہجوم دیکھ کر عدالت کے کمرے سے باہر کھلے میدان میں عدالت کی کارروائی شروع کی اور نہ معلوم کس خیال سے عدالت کی کارروائی کے دوران میں حضرت اقدس سے پوچھا "کیا آپ کو نشان نمائی کا دعویٰ ہے"؟ حضرت مسیح موعود نے جواب میں فرمایا ہاں خدا میرے ہاتھ پر نشان ظاہر فرماتا ہے مجسٹریٹ کے اس سوال میں طعن کا رنگ تھا حضرت مسیح موعود نے تھوڑے سکوت کے بعد فرمایا "جو نشان آپ چاہیں میں اسی وقت دکھا سکتا ہوں" مجسٹریٹ حضور کا جواب سن کر سناٹے میں آگیا اور پھر اُسے سوال کی جرأت نہیں ہوئی۔ (اصحاب احمد جلد ۴)

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا چوتھا عظیم پہلو

بنی نوع انسان سے ہمدردی اور ان کی اصلاح کی تڑپ ہے۔ اسلام کی تعلیم کے دو ہی بڑے ستون ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں حضرت مسیح موعود اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کمال تک پہنچے ہوئے تھے احسان کرنے میں آپ بلا تفریق مذہب و ملت دوست دشمن سب سے ہی حسن سلوک کرتے تھے آپ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اسی سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہوں یہاں تک کہ اس کے بھائی اور عزیز و اقارب بھی اس سے تنگ آچکے تھے اس سے میں نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ میں ہم سے کبھی برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا بڑے ادب سے گفتگو کرتا" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۰۲)

اکثر لوگ آپ سے دوائی لینے بھی آیا کرتے تھے آپ ان کے لیے دوائیاں رکھتے تھے۔ اور برا نہ مانتے تھے۔ ایک دن فرمایا (۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء)

"آج میں نے کام میں بہت توجہ کی سر میں درد تھا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بہت آئے اگرچہ حکیم نورالدین صاحب کو علاج کے لیے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کے خیال سے مجھ سے ہی علاج کراتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۷۴)

آپ سائل کو رد نہ فرماتے تھے ایک دن ایک سائل نے بعد فراغت نماز جبکہ آپ اندرون خانہ تشریف لے جا رہے سوال کیا مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سنی جا سکی اندر جا کر جلد واپس تشریف لائے اور خدام کو سوالی کے بلانے کے لیے اِدھر اُدھر دوڑایا مگر وہ نہ ملا۔ شام کو وہ پھر آیا اس کے سوال کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے نکال کر کچھ دیا چند یوم کے بعد کسی تقریب پر فرمایا۔

"اُس دن جو وہ سائل نہ ملا میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ جس نے مجھے سخت بے قرار کر رکھا تھا اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہیں کیا اور یوں جلدی اندر چلا گیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آگیا ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ اسے واپس لائے۔

(از خط مولوی عبدالکریم صاحب ۲ فروری ۱۹۰۰ء)

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت کی نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر ان کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔

آپ نے مزید فرمایا:۔

"ایک دفعہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا تو ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے اور میں پیچھے راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر پچھتر برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۶۲)

آپ بہت مہمان نواز تھے اور مہمان نوازی کا اسلامی تعلیم کے مطابق پورا پورا حق ادا فرماتے تھے سید حبیب احمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا

"آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے اور جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لیے باہر آگیا ہوں"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۰۸)

دوسروں کے آرام کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب نئے مکان میں ایک چارپائی پر سو رہے تھے وہاں حضرت مسیح موعود ٹہل رہے تھے تھوڑی دیر بعد جاگے تو دیکھا حضور فرش پر چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ادب سے اُٹھ کھڑے ہوئے حضور نے محبت سے پوچھا کیوں اٹھ بیٹھے انہوں نے پاس ادب کا عذر کیا اس پر حضور فرماتے ہیں:۔

"میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا لڑکے شور کرتے تھے۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لیے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جائے مہمان کا دل مثل آبگینے کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لیے مجبوراً علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ انتظام ہو سکتا ہے"

(ملفوظات جلد ۵، صفحہ ۴۰۶)

حضرت مسیح موعود میں کمال درجہ کا تحمل اور برداشت کا مادہ پایا جاتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۹)

آپ فرماتے تھے میں سب کے لیے دعا کرتا ہوں:۔ (اوّل) اپنے نفس کے لیے (دوم) اپنے گھر والوں کے لیے (سوم) اپنے بچوں کے لیے۔ (چہارم) اپنے مخلص دوستوں کے لیے نام بنام (پنجم) اور پھر ان سب کے لیے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶)

آپ نے نوع انسان سے ہمدردی کی تعلیم دی اور بارہا فرمایا یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو ہی حکم ہیں اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتے داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو مت خیال کرو وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ (ملفوظات ۱ صفحہ ۱۶۳)

آپ کو اپنے نفس پر اتنا قابو تھا کہ فرمایا:۔

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں اپنی جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۵۶)

حضرت اقدس سراپا شفقت و رحمت تھے۔ اربعین میں فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول"

یہ صرف زبانی دعویٰ نہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم سے روایت ہے۔ جن دنوں پنجاب میں طاعون کا زور تھا آپ نے حضرت مسیح موعود کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا۔ آپ ان الفاظ میں نہایت ہی درد سے دعا کر رہے تھے کہ:۔

"الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا"

(سیرت حضرت مسیح موعود مرتبہ شیخ یعقوب عرفانی)

یہ ویسی ہی دعا تھی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی جنگ میں اپنے رب سے مانگی تھی کہ اے اللہ اگر یہ تھوڑے سے لوگ بھی ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت کون کرے گا۔

غرض آپ کی محبت اور حسن و احسان کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے ماننے والوں کے دل میں آپ کی بے حد محبت تھی وہ پروانے تھے آپ کے اور آپ کی پاک صحبت نے ان میں ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کر دی۔

غالباً ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر اچ اے والڈ آئے وہ کٹر عیسائی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتاب لکھنا چاہتے تھے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے پھر قادیان کے ادارہ جات دیکھنے کے بعد خواہش کی کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدتمند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود کے قدیم صحابی منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کروائی گئی مسٹر والڈ نے منشی صاحب سے پوچھا کہ آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا۔ منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے کہا:۔

"میں حضرت صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا ان کا نور اور کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لیے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہو کر رونے لگے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے اس وقت مسٹر والڈ کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا اور وہ حیرت سے منشی صاحب کی طرف دیکھتے رہے بعد میں انہوں نے اپنی کتاب احمدیہ موومنٹ میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکہ باز ہرگز نہیں کہہ سکتے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی پاک صحبت نے حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسے فدائی پیدا کیے اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں جو آپ نے امیر امان اللہ والی کابل کو مخاطب کر کے تحریر فرمائی تھی اور جس میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارہ میں دلائل بیان فرمائے ہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت کی بارہویں دلیل آپ کی قوتِ احیاء کی دی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیاء اسی غرض کے لیے مبعوث کیے گئے تھے کہ مُردوں کو زندہ کریں اور اولوالعزم انبیاء کی صداقت پرکھنے کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ ان کے ہاتھ سے مردے زندہ ہوں (یعنی روحانی طور پر) اور اگر کوئی یہ معجزہ نہ دکھا سکے تو اس کا دعویٰ نبوت ضرور مشکوک ہو جاتا ہے اور جو شخص اس قسم کے مردے زندہ کر کے دکھا دے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے۔

کیا یہ زندگی کی علامت نہیں کہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے کوئی نظر نہیں آتا جو تبلیغِ اسلام اور اشاعت دین کے لیے گھر سے نکلا ہو لیکن ایک مٹھی بھر احمدیوں میں سے سینکڑوں اس کام پر لگے ہوئے ہیں اور ان ممالک میں تبلیغ کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو مسلمان بنا رہے ہیں جن کی نسبت خیال بھی نہیں کیا جاتا تھا کہ وہ بھی اسلام کا نام بھی سنیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"غرض حضرت اقدس نے نہ صرف مردے ہی زندہ کیے بلکہ ایسے لوگ پیدا کر دیئے جو خود بھی مردے زندہ کرنے والے ہیں اور یہ کام سوائے ان بزرگ انبیاء علیہم السلام کے جو اللہ تعالیٰ کے خاص پیارے ہوتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب فیض آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ کا کام در حقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کام تھا۔

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
صلی اللہ علیہ وسلم
فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

علم کے حصول میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کردار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اطلبوا العلم من المھد الی اللحد۔

(ماں کی گود سے قبر کی لحد تک علم حاصل کرتے رہو)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعلیم کے حصول کا شوق جماعت میں پیدا کرنے کے لئے مختلف سکیمیں جاری فرمائی تھیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ان طلباء کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے کالج میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہوں یا باقاعدہ تعلیم کی عمر سے آگے نکل چکے ہوں۔ گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔ آپ کو گھر پر ہر مضمون کی چار مشقیں تیار کر کے اپنے ٹیوٹر کو بھجوانا ہوں گی اور چھ ماہ بعد باقاعدہ امتحان ہوگا۔ گھریلو مشقوں اور باقاعدہ امتحان میں چالیس فیصد نمبر یا زائد حاصل کرنے والا پاس تسلیم ہوتا ہے۔ ایف اے سرٹیفکیٹ کے لئے پانچ مکمل اور دو نصف لازمی کورس پاس کرنا ضروری ہیں۔ بی۔ اے ڈگری کے لئے سات مکمل اور دو نصف لازمی کورس پاس کرنا ہوتے ہیں۔ مطالعہ پاکستان اور دینیات دو نصف لازمی کورس ہیں۔ چھ ماہ کا ایک سمسٹر ہوتا ہے ایک سمسٹر میں دو مکمل یا چار نصف مضامین لینے اور پاس کرنے کی اجازت ہے۔ ایف اے کے لئے اس وقت دس مکمل اور سات نصف کورس تیار ہیں۔ پروفیشنل کورس بذریعہ نامزدگی بھی کروائے جاتے ہیں۔ ٹیکنیکل کورس فی الحال الیکٹریکل وائرنگ اور الیکٹرلیشن کورس تیار کروائے جا رہے ہیں۔ اگر آپ ہفتہ میں چار یا پانچ گھنٹے یا روزانہ ایک گھنٹہ تعلیم کے لئے فارغ کر سکیں تو بآسانی اچھے نمبروں میں ایف اے بی۔ اے، ایم۔ اے یا ٹیکنیکل کورس پاس کر سکتے ہیں۔ ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری دوسری یونیورسٹیوں کے برابر گنی جاتی ہیں۔

نصابی کتب اور درسی مواد یونیورسٹی کی طرف سے بلا قیمت فراہم کیا جاتا ہے۔

پہلی بار طالب علم بننے کے لئے دس روپیہ رجسٹریشن فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ ایک مکمل کورس ایف اے کی فیس ساٹھ روپیہ اور نصف کورس کی فیس تیس روپیہ ہے۔ جب کہ بی اے مکمل کورس کی فیس ستر روپیہ اور نصف کورس کی فیس پینتیس روپیہ ہے جو داخلہ کے وقت ادا کرنی ہوتی ہے۔ فارم داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ داخلہ سے اپنا پتہ لکھا لفافہ بھیج کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ آئندہ سمسٹر کے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۵ فروری مقرر ہے۔ فارم داخلہ نیشنل بنک آف پاکستان کی منتخب شاخوں سے اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ریجنل دفاتر سے بھی مل سکتے ہیں۔ مزید معلومات گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بک سٹال نزد ریلوے اسٹیشن لاہور سے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(محمد ظہیر الدین احمد۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بک سٹال ۲۔ علامہ اقبال روڈ لاہور ۵)

والد محترم میاں محمد عالم صاحب انسپکٹر پولیس و سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ذکرِ خیر

والد صاحب محترم کے خود نوشت حالات زندگی سے کچھ حصہ قارئین الفضل کی خدمت میں ایصال ثواب اور تحریک دعا کی غرض سے حاضر ہے:۔

آپ نے ۱۸۸۰ء میں راولپنڈی کے نواحی قصبہ فراش میں ایک متوسط بھٹی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم مقامی درسگاہ میں حاصل کی اور ۱۹۰۱ء میں محکمہ پولیس میں ملازمت اختیار کی۔ احمدیت کی تعلیم اور کتب کا علم آپ کو محترم ملک غلام نبی صاحب مرحوم (والد ماجد اختر علی ملک و جنرل عبدالعلی ملک صاحب) کی وساطت سے ہوا۔ آپ سے والد صاحب کے دوستانہ مراسم تھے۔ ملک صاحب کے زہد و تقویٰ نے والد صاحب کو بہت متاثر کیا اور محکمہ کے ساتھیوں نے اس اثر کو محسوس کیا۔ ایک دفعہ والد صاحب اپنے ساتھی ہیڈ کانسٹیبل راجہ سکندر خاں کے ہمراہ راولپنڈی شہر میں داخل ہوئے تو ایک پادری راجہ بازار کے مشن ہاؤس کے سامنے ایک بڑے مجمع سے مخاطب تھا۔ دونوں کو دیکھ کر مجمع سے باہر پذیرائی کے لئے آگیا راجہ سکندر خاں نے کہہ دیا کہ والد صاحب احمدی ہیں (حالانکہ آپ نے اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی) یہ سن کر پادری یک دم کمرے میں گھس گیا اور باوجود مجمع کے اصرار کے باہر نہ نکلا۔ مجمع ناچار منتشر ہو گیا اس واقعہ کا والد صاحب پر گہرا اثر ہوا آپ نے وہ رات گریہ وزاری اور دعا میں گذاری صبح تک صداقت آشکار ہو گئی اور آپ نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ ۲۱-۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے۔

غالباً ۱۹۲۴ء کا ذکر ہے کہ ایک ملزم تھانہ کی حوالات سے فرار ہو گیا اور تھانہ کا تمام عملہ معطل کر دیا گیا۔ والد صاحب اس وقت ایس۔ ایچ۔ او رمٹن ضلع کیمل پور تھے۔ گرمیوں کی دھوپ میں دن بھر تلاش کی گئی۔ مگر بے سود۔ رات کو والد صاحب نماز عشاء کے لئے کھڑے ہوئے اور بڑی گریہ وزاری سے اپنی بریت کے لئے دعا کی۔ اسی حالت میں مصلے پر ہی نیند آگئی اور آپ کو رؤیا میں بشارت ہوئی کہ اس عمارت کے پتھر بھی تمہاری بے گناہی کی شہادت دیں گے۔ فجر کی نماز کے بعد ایسا اطمینانِ قلب ہوا کہ مقدمہ کے بارے میں آپ بے فکر ہو گئے بعد میں جب انکوائری آفیسر موقعہ پر آیا تو والد صاحب کی نگاہ حوالات کے صدر دروازے کے پتھر پر پڑی جس پر ۱۸۸۰ء کندہ تھا۔ آپ نے دلیل پیش کی یہ عمارت ایک لمبے عرصہ تک اسی حالت میں ہے اور کئی اعلیٰ آفیسر اس کی انسپکشن کر چکے ہیں مگر کسی نے اس کے کھڑکی دروازہ کے نقص کا ذکر نہیں کیا تو مجھے کیوں ان کی وجہ سے موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے چنانچہ یہ دلیل کارگر ثابت ہوئی اور آپ کو بحال کر دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی ضلع کے ایک تھانہ میں گاؤں کے سربراہ نے مقامی بندوبا ہو کار کو قتل کرا دیا مگر اس کے اثر اور دباؤ کی وجہ سے شہادتیں ناکافی تھیں۔ والد صاحب نے بڑی محنت سے تفتیش کی اور مقدمہ عدالت کے سپرد کیا۔ عدالتِ عالیہ نے ملزم کو پھانسی کی سزا دی جس پر فریق مخالف نے اپیل دائر کر دی۔ مگر پریوی کونسل نے اپیل رد کر دی اور ملزم کی سزا بحال رہی۔ دوران مقدمہ فریقین نے والد صاحب پر دباؤ ڈالا اور لالچ بھی دیا مگر انہوں نے حق کا ساتھ دیا۔ مدعیان کا ایک وفد حضرت مصلح موعود کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کیا کہ خلاف توقع مجرم کیفرِ کردار کو پہنچا جو متعلقہ ایس۔ ایچ۔ او کی دیانتداری اور بیدار مغزی کی دلیل ہے۔ حضور نے والد صاحب کو خوشنودی کا خط لکھا۔ اس وقت آپ ضلع جالندھر میں متعین تھے۔

لدھیانہ کے جلسہ مصلح موعود پر مقامی دکانداروں نے قناتیں شامیانے دینے سے انکار کیا تھا والد صاحب اس وقت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر شہر تھے۔ انہوں نے متعلقہ سامان جالندھر سے روانہ کیا۔ اس جلسہ میں ایک ہجوم نے جلسہ گاہ پر حملہ کر دیا تھا۔ لیکن مقامی اور جالندھر کے خدام نے خدمت اور مردانگی کا حق ادا کر دیا تھا۔

والد صاحب محترم کو رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی ایک دفعہ ایک وسیع ہال میں نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلند کرسی پر رونق افروز دیکھا۔ آپ کے چہرہ سے روشنی کی شعاعیں ہال کے چاروں طرف پھیل رہی تھیں۔

رؤیا میں دیکھا کہ گرمیوں کے موسم میں باہر درخت کے نیچے چارپائی ڈال کر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور سامنے سے حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں آپ کا رُخ چارپائی کی طرف ہے۔ والد صاحب نے جلدی سے کرتہ (جو اتار کر تکیہ کے نیچے رکھا تھا) پہن لیا اور باادب کھڑے ہو گئے۔ حضور بے تکلف چارپائی پر بیٹھ گئے اور والد صاحب کو اپنے ساتھ چارپائی پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

آپ موصی تھے۔ قیام پاکستان کے وقت امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تھے۔ کچھ عرصہ شعبہ رشتہ ناطہ کے انچارج رہے۔ سلسلہ کے جملہ مالی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آخر دم تک تحریک جدید، وقف جدید، صد سالہ جوبلی فنڈ اور دیگر تحریکوں میں حصہ لیا۔ آپ کا وصال ۱۴ فروری ۱۹۸۰ء کو ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان ڈاکٹر کرنل محمد عبدالخالق صاحب معروف سلطانہ بیگم

پیر انوار الحسین صاحب مرحوم مقبول خانم۔ بیگم کیپٹن عطاء اللہ صاحب مرحوم اور آنیوالی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے

(میاں محمد عبدالقیوم مکان نمبر ۱۱۹۱۔ ۱۱ گلی نمبر ۵۶/۸ نیو راولپنڈی)

نصاب تعلیمی وظائف برائے طالبات

لجنہ مرکزیہ نے چند سال سے دو تعلیمی وظائف بنام وظیفہ نواب مبارکہ بیگم اور وظیفہ نصرت جہاں بیگم جاری کئے ہوئے ہیں جو علی الترتیب مبلغ ۳۰/- روپے اور ۵۰/- روپے ماہوار ہیں ان وظائف کے لئے طالبات کو سالانہ اجتماع پر ایک مختصر سے دینی نصاب کا امتحان دینا ہوتا ہے۔ اوّل آنے والی طالبات کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔ نصاب درج ذیل ہے۔ طالبات ربوہ اور بیرون از ربوہ اس طرف توجہ دیں

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم:۔

(نوٹ:۔ یہ نصاب برائے طالبات میٹرک اور ایف اے ہے)

(۱) **قرآن کریم:۔** مندرجہ ذیل سورتیں باترجمہ:۔

(i) سورۃ البقرۃ (ii) سورۃ آل عمران

(۲) **حدیث:۔** چالیس جواہر پارے مع ترجمہ اور تشریح۔

(۳) **کلام:۔** سیرت طیبہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد کی چار تقاریر کا مجموعہ۔

(۴) نماز باترجمہ مع جملہ مسائل نماز و آداب مساجد۔

(۵) مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضمون۔

(i) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ (ii) سیرت حضرت مسیح موعود (iii) سیرت حضرت مصلح موعود

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم:۔

(نوٹ:۔ یہ نصاب برائے طالبات بی۔ اے اور ایم اے ہے)

(۱) **قرآن کریم:۔** مندرجہ ذیل سورتیں باترجمہ مع تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر۔

(i) النساء (ii) المائدہ (iii) الانعام (iv) الاعراف۔

(۲) **حدیث:۔** "حدیقۃ الصالحین" کی ابتدائی ایک صد احادیث باترجمہ

(۳) **کلام:۔** الفاظ قدسیہ از حضرت اقدس۔۔۔۔

(۴) نماز باترجمہ مع جملہ مسائل نماز و آداب مسجد

نماز کی ضرورت اہمیت و فرضیت کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث کے بیانات۔

(۵) مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضامین۔

(i) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ (ii) حضرت اقدس کی کوئی سے دو عظیم الشان پیشگوئیاں جو پوری ہو کر دنیا کے سامنے آچکی ہوں۔ (iii) اسلام کا نظام عدل۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلع راولپنڈی کی سالانہ تین روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے تحت ۹۔۱۰ اور ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سالانہ تین روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں ۱۴ مجالس کے ۳۵۸ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ کلاس کے ۱۶ اجلاس ہوئے جن میں مختلف مقررین نے تربیتی اور تبلیغی مواضیع پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا مختلف زبانوں میں تقریر پر مشتمل ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر کا ۱۴ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا تھا اس پروگرام کو بہت پسند کیا گیا

مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے اول اور دوم آنیوالوں کو انعامات دیئے گئے۔ مرکز کی طرف سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تعلیم نے کلاس میں شرکت کی۔ تربیتی کلاس کے افتتاح اور اختتام کی خبریں مقامی اخبارات "جنگ"، "نوائے وقت" اور "حیدر" نے شائع کیں۔ یہ کلاس مجموعی لحاظ سے بڑی کامیاب رہی۔

(مرسلہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مختصر جائزہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ (پہلی سہ ماہی)

اکتوبر ۱۹۸۲ء کا نصف سالانہ اجتماع ناصرات ۱۹۸۲ء میں صرف ہوا۔ اجتماع کی کارروائی سالانہ رپورٹ میں شائع ہو چکی ہے اجتماع کی مختصر رپورٹ اخبار الفضل اور مصباح کو بھی دی گئی۔ اور سالانہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ نیز اجتماع ۱۹۸۲ء ناصرات کی کارروائی کا خلاصہ انگلش رپورٹ کے لئے محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ بیرونی مشنز کو دیا گیا۔ ۱۹۸۳ء میں ناصرات کی بہترین بچی منتخب کرنے کے لئے فارم اور مختلف شقوں پر مشتمل نقشہ ۱۵۰ کی تعداد میں سائیکلو سٹائل کروا کے ۵۸ شہروں اور ۵۰ دیہاتی مجالس کو ارسال کیا گیا۔ دیہاتی مجالس کے لئے قواعد ذرا مختلف ہیں۔ سنداتِ ابتدائی ۱۷ آیات سورۃ بقرہ اور یاد رکھنے کی باتیں حفظ کرنے پر ۱۲ شہروں اور دیہات کو بھیجی گئیں۔ ۱۹۸۲ء کے چندہ وقف جدید کا بجٹ پورا کرنے کے لئے بذریعہ الفضل اعلان کروایا۔ دفتر وقف جدید کے مطالبہ پر انہیں ضلع وار ناصرات کی تعداد جو ۸۸۹ ہے نہ پہنچائی گئی۔ مختلف مجالس کو چٹھیوں کے جواب دیئے گئے۔ شہر سرگودھا سے کوئی رپورٹ نہیں ملی جبکہ ضلع سرگودھا کے چکوں سے رپورٹیں آرہی ہیں۔ اس سہ ماہی میں ۴۸ مجالس سے ناصرات کی ماہوار رپورٹیں ملیں۔ سترہ مجالس کو بذریعہ خطوط صحیح رپورٹ لکھنے اور رپورٹ میں غلطیوں کی نشاندہی کر کے ان سے متعلق ہدایات دی گئیں۔ شہری مجالس میں ربوہ اوّل، گجرات شہر دوم اور لاہور سوم ہے دیہاتی مجالس میں چاہ شیخواہ ضلع ملتان اوّل۔ احمد نگر ضلع جھنگ سوم اور سعد اللہ پور ضلع گجرات دوم ہے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم ناصر احمد صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مصری اللہ رکھا صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعات ۳۲/۱ دارالبرکات ربوہ رقبہ ۱ کنال ۱۲ مرلہ واقع دارالیمن ربوہ میں سے ۵ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ قطعہ ۳۲/۲ معہ مکان دارالبرکات ربوہ میرے بھائی صلاح الدین صاحب کے نام اور قطعہ ۳۲/۱ میں سے مرحوم کا حصہ معہ مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ درج ذیل وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ چراغ بی بی صاحبہ بیوہ ۲۔ خورشید بیگم صاحبہ۔ ۳۔ زبیدہ بیگم صاحبہ ۴۔ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ ۵۔ بشریٰ بیگم صاحبہ ۶۔ قدسیاں بیگم صاحبہ دختران

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان نکاح و رخصتانہ

میری بچی عزیزہ انیسہ بیگم کے نکاح عزیز مشہود احمد آصف ولد چوہدری سلطان احمد صاحب سکنہ منڈیکی گھوراہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ دس ہزار حق مہر پر کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۳۰۔ دسمبر ۱۹۸۲ء کو فرمایا اور دعا کی۔ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ہی از راہ شفقت اپنی دعاؤں سے عزیزہ کو رخصت فرمایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(فضل الٰہی بشیر۔ دارالبرکات۔ ربوہ)

بقیہ:۔ کینیا

اختتامی تقریب: تقسیم انعامات کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں سورۃ نور کی آیت اللہ نور السمٰوٰت والارض کی لطیف تشریح فرمائی اور پُرسوز دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

چیف اور سب چیف کو قرآن مجید اور دوسری کتب کا تحفہ: چیف اور سب چیف نے دوپہر کا کھانا جماعت کے ساتھ تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد محترم امیر صاحب نے انہیں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ دیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

ایک طالب علم کا قبول احمدیت: اس موقعہ پر ایک نوجوان طالب علم داخل سلسلہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

کیا آپ ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار ہیں؟ اگر نہیں تو آج ہی اس کی خریداری قبول فرمائیں

سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے ——— مینیجر ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ مرکزیہ سے خط و کتابت کرتے وقت لجنات اس امر کو بطور خاص ملحوظ رکھیں کہ لفافہ پر ایڈریس لکھتے وقت سیدہ محترمہ صدر صاحبہ کا نام نہ لکھیں۔ اور نہ ہی آنمکرمہ کے گھر کا پتہ لکھا جائے۔ صرف صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اور دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ لکھنا ہی کافی ہوگا۔ اسی طرح جو چیک یا ڈرافٹ بھجوائیں ان پر بھی صرف عہدہ یعنی صدر صاحبہ لکھنا ہی کافی ہے۔ نام ان پر بھی نہ لکھا جائے۔ نام صرف ذاتی خطوں پر ہونا چاہیئے۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● مکرم محمد حنیف صاحب آف سیلون جو ایک بشارت الٰہیہ کے طفیل سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اور پھر خدمتِ اسلام کے بے پناہ جذبہ کے ساتھ اپنی تمام جائیداد اور خاندان کو چھوڑ کر اور بے شمار قربانیاں پیش کرنے کے بعد بغرضِ تعلیم پہلے قادیان اور پھر ربوہ پہنچے۔ جیسے وہ بہت سی ذاتی مشکلات کے بدولت قائم نہ رکھ سکے اور شادی کے بعد ربوہ میں مقیم ہو گئے۔ اس اثنا میں حکمتِ الٰہیہ سے ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے جس کے نتیجہ میں بالآخر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۳ء بروز منگل صبح قریباً چھ بجے بعمر ۴۸ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں بعد نماز جنازہ قبرستان نمبر ۱ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم نہایت صابر و شاکر، خوش اخلاق، جری اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں جو کہ ابھی سب نابالغ ہیں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔ (محمد صادق چوہان۔ ربوہ)

● میری ہمشیرہ زینب بی بی چند روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء کو بوقت آٹھ بجے شام بعمر ۶۸ سال وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ پیدائشی احمدی اور محترم میاں امیر الدین صاحب مرحوم (یکے از اصحاب حضرت اقدس) کی بیٹی تھیں ۱۹۵۲ء میں فریضۂ حج ادا کیا اور پھر ربوہ میں ہی مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔ خلافت اور سلسلہ احمدیہ سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ ۱۹ جنوری کو بعد نماز فجر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ مغفرت فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(فضل الدین چک ۵۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

مطالعہ کتب ماہ فروری

خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ فروری میں حضرت اقدس کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" مقررہ ہے۔ قائدین اضلاع و مقامی خدام کو اس کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم سید حفیظ الحسن سلمہ اللہ کا نکاح عزیزہ ناصرہ بی بی سلمہا اللہ دختر مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب منصور آباد فیصل آباد کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(سید حمید الحسن شاہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

ولادت

● اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے محمد ادریس ایم اے، آفیسر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ، کھاریاں کینٹ، کو پہلی بیٹی عطا ہوئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شفقت فرماتے ہوئے بچی کا نام "اُمۃُ المصوّر" تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالحہ اور خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔"

(یعقوب امجد، کھاریاں۔ کینٹ)

● خاکسار کے بھائی مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب ابن محترم شمس الحق خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کو لندن میں پہلی بچی عطا کی ہے نومولودہ مکرم عطاء الحق خان صاحب ابن الحاج ضیاء الحق خان صاحب مرحوم کی نواسی اور محترم میجر ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب مرحوم کی پڑپوتی ہے بچی کا نام "نسیرہ" تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمۂ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(سلیم الحق خاں ۱۲/۴۰-۲ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ)

تقریب شادی

● مؤرخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو میری بھانجی عزیزہ طاہرہ افغانی بی اے بنت برادرم حبیب اللہ خاں صاحب افغان دارالرحمت وسطی ربوہ کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی جس میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرما کر اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح گذشتہ سال عزیزم شاہد منیر ابن برادرم عزیزم سید منیر احمد صاحب خلیل سے ہوا تھا۔ دوسرے دن ۱۹ دسمبر کو برادرم موصوف نے اپنے مکان الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دلہا اور دلہن بالترتیب مکرم خان میر خان صاحب مرحوم سابق ہاؤسی گارڈ حضرت مصلح موعود کا نواسہ اور پوتی اور والد مکرم سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی کا پوتا اور نواسی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بہر جہت مبارک ہونے کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد ۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

چندہ مہمانخانہ مستورات

ماہِ دسمبر میں اس مد میں پانچ ہزار چھ سو پچھتر روپے پچاس پیسے چندہ وصول ہوا ہے ابھی مزید غسل خانوں کی تعمیر باقی ہے کوشش کی جائے گی کہ اس سال باقی ساری ضروریات پوری ہو جائیں۔ اس لئے جس بہن نے اس میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
-• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
-• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
۶۳۸۵۱، ۵۲۶۲۳

ربوہ میں کاروبار کے لیے سنہری موقع
ایک چالو مرغی خانہ (رقبہ ایک کنال) فوری ضرورت کے تحت برائے فروخت
۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ
رابطہ کے لیے مرزا عبدالسمیع

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
پاک ٹمبر لاہور
فون آفس ۶۲۶۱۸ رہائش ۲۸۰۸۰۶، ۲۸۰۵۲۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑٹل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور فون ۴۱۰۶۱۷
۵۳۔ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجدِ اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر۔ ساہیوال روڈ پر واقع

حکومتِ پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

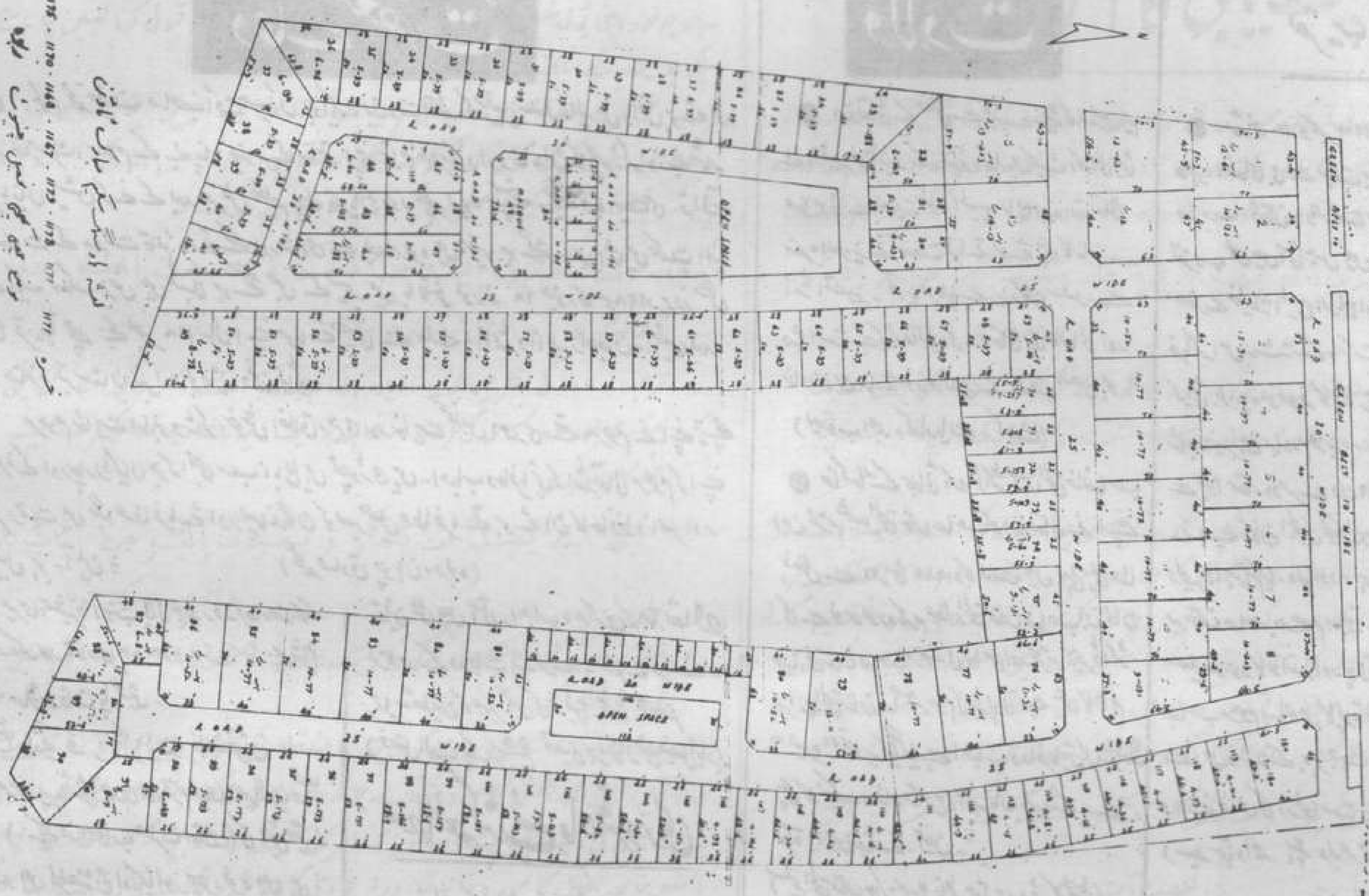

ٹاؤن پلان

مسجد اقصیٰ

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- **ربوہ کی واحد سکیم** جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

سب سے پہلی سکیم جس میں

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

رابطہ کے لیے

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون دفتر:- 535 گھر:- 436